بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند ایک بے ربط باتیں آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی جسارت کی جا رہی ہے اُمید ہے کہ توجہ فرمائیں گے۔

① ہمارے ملک میں ہر سال سینکڑوں نہیں، ہزاروں ان پڑھ بچوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے آبادی بے تحاشا بڑھ رہی ہے اور اس پر کنٹرول کے مؤثر نہ ہونے کے سبب سے بے شمار مسائل پیدا ہو رہے ہیں، ان بچوں کی تعلیم کے لیے ادارے نہیں ہیں اس لیے وقت کی اہم ضرورت یہ بھی ہے کہ تعلیمی اداروں کی تعداد میں اضافہ ہو۔

② بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت کا بھی کوئی بندوبست نہیں ہے۔ وہ اپنے تعلیمی اداروں میں صبح سے لے کر سہ پہر تک کے چند گھنٹے صرف کرتے ہیں اور اس کے بعد ان کی تربیت گلی محلوں میں، ذرائع ابلاغ سے، موبائل فون اور انٹرنیٹ سے ہوتی ہے۔ ایسی تربیت بالآخر بچوں کا مستقبل برباد کر دیتی ہے۔ یہ بربادی جہالت کی صورت میں ہو کہ ایسے بچے پڑھتے نہیں ہیں یا دہشت گردی کی صورت میں ہو کہ بچے دوسروں کا آلۂ کار بن جاتے ہیں یا اخلاقی بربادی کی صورت میں ہو کہ ایسے بچے دین و دنیا سب تباہ کر بیٹھتے ہیں بہر حال ایسے اداروں کی ضرورت ہے جہاں بچوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ رہائش بھی دی جائے اور ان کی تربیت بھی کی جائے اور یہ تربیت تو تعلیم سے بھی اہم تر ہے اس لیے ایسے اقامتی ادارے (Residential Schools) بنانے کی بھی بہت ضرورت ہے۔

③ دینی مدارس نے پچھلے تیس سال میں جو پود پیدا کی ہے اس کے تو کہنے کیا کاش کہ دنیوی سکول اور کالج ہی کچھ ایسے محقق سائنسدان، ڈاکٹر یا زندگی کے کسی اور شعبے کے ایسے باصلاحیت افراد تیار کر دیتے جو ملک و ملت کی نیک نامی کا باعث بنتے، ایسے بھی تو نہیں ہوا، اس لیے کسی ایسے ادارے کا وجود ہونا چاہیے جو سائنسی علوم میں ایسے ہونہار افراد تیار کرے جو اب تک ملک میں نہیں ہو رہے اور ایسے اداروں کے نہ ہونے کے سبب ہی ہمارے ہزاروں بچے اپنے ملک سے باہر تعلیم حاصل کرنے پر بھی مجبور ہیں اور اپنی صلاحیتوں سے دوسری اقوام کی ترقی کا باعث بن رہے ہیں۔ کیوں نہ ہم اپنے ملک میں ایک ایسا ادارہ قائم کریں جو مکمل طور پر حکومتی اثر سے آزاد ہو، کسی سیاسی، جہادی یا انقلابی پارٹی سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو اور وہاں کے بچے آئندہ اس قوم کے شاندار سائنٹسٹ، ڈاکٹر، انجینئر اور قانون دان بنیں۔

④ دینی مدارس کے نصابِ تعلیم پر بڑا کڑا وقت آن پڑا ہے۔ قدیم علوم کی کتابیں نکال دی گئی ہیں اور فلسفہ و منطق کی قدیم تعلیم، اخلاقیات، عربی ادب اور تفسیر قرآن کریم کی طرف کم توجہ رہ گئی ہے۔ باقاعدہ تحریر اور تحقیق کے شعبے مدارس میں نہیں ہیں اور ہزاروں مدارس ہونے کے باوجود ان میں کتب خانے (Libraries) ہیں ہی نہیں، اس کی ایک ادنیٰ سی مثال راولپنڈی، اسلام آباد ہے جہاں پر کئی ایک مدارس ہیں لیکن سوائے نصابی کتابوں کے، مزید مطالعے کے لیے سرے سے کتابیں ہی نہیں ہے۔ فقہ اور بعض دیگر علوم میں جو تخصص کے شعبے کھولے گئے ہیں، برسہا برس سے کام کر رہے ہیں لیکن نہ تو ان کے ہاں سے کوئی شخصیات پیدا ہوئی ہیں اور نہ ہی ایسی تحقیقی کتابیں سامنے آئی ہیں جن کو دیکھ کر ایسے اداروں کا نام روشن ہو اس لیے یہ ضروری ہے کہ مشرقی علوم کو زندہ کیا جائے اور زندہ رکھا جائے۔ ان مشرقی علوم کے ماہرین پیدا کیے جائیں اور کسی ایک مغربی زبان کے اضافے کے ساتھ تحریر و تقریر کے میدان میں مبلغین کی

www.seerat.net

ایک جماعت تیار کی جائے جو تبلیغ دین کا کام کرے، ان مقاصد حسنہ کے لیے بھی ہمارے ملک میں ایک ایسے ادارے کے قیام کی ضرورت ہے۔

⑤ تمام دنیا میں طریقۂ علاج جدید طب ہے اور قدیم طب تقریباً مٹ گیا ہے، مشرقی علوم میں سے طب اب اپنے آخری دموں پر ہے۔ شہروں کے شہر ماہر حکیموں سے خالی ہوگئے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ قدیم مشرقی طب کی مجرب دوائیں اور مفردات ومرکبات کو جاننے والے ختم ہورہے ہیں۔ مشرق کے طب کو اگر بچانا ہے اور جدید طب کی مخالفت کیے بغیر مریضوں کو اگر ایک اور طریقۂ علاج مہیا کرنا ہے تو پھر اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم ایک ایسا ادارہ قائم کریں جہاں پر حکماء تیار ہوں، جدید مشینوں کے ذریعے ریسرچ لیبارٹریز بنیں، مقامی جڑی بوٹیوں سے سستی ادویات تیار کی جائیں اور مخلوق خدا کی اس ذریعے سے خدمت کی جائے۔

⑥ ہمارا ملک اسلام کے لیے بنا تھا اور اب تک یہاں پر اسلامی قانون کے ماہرین پیدا نہیں کیے جا سکے اس لیے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم ایک ایسا ادارہ قائم کریں جہاں پر انگلش لاء پڑھایا جائے اور جو یہ قانون پڑھیں انھیں ٹھوس، زمانۂ جاہلیت کی عربی جو کتاب وسنت اور فقہ کو پوری طرح سمجھا سکے اور اسلامی قانون کی کتابیں منیۃ المصلی سے لے کر مبسوط سرخسی، فتح القدیر، البحر الرائق وغیرہ تک سے وہ استفادہ کر سکیں، یہ تعلیم دی جائے اور وہ علماء جو فقہ میں واقعی طور پر تخصص کر چکے ہوں اور مفتی کے درجے میں ہوں انھیں مکمل طور پر انگلش لاء پڑھایا جائے تا کہ ایسی جماعت تیار ہو جو اس ملک میں اسلامی قانون نافذ کرنے کی اہل ثابت ہو۔ الغرض وکلا کو صحیح معنی میں عربی زبان اور فقہ اور مفتی صاحبان کو انگلش اور انگریزی قانون رائج الوقت مکمل طور پر پڑھانا جانا چاہیے، ایسے ادارے کے قیام کی بھی ضرورت ہے۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ایک ایسی یونیورسٹی یا جامعہ کا قیام عمل میں لایا جائے جس میں مندرجہ ذیل شعبے اعلیٰ سطح پر قائم کیے جائیں۔

① قرآن کریم کا مکمل حفظ، تجوید اور قرأت عشرہ پڑھائی جائیں۔

② ایسا مدرسہ جو ایسے علماء کرام تیار کرے جو کتاب وسنت، فقہ، علم کلام، فلسفہ ومنطق اور دیگر مشرقی علوم کے ساتھ ساتھ کسی ایک مغربی زبان اور کمپیوٹر کے ماہرین ہوں۔

③ ایک ایسا سکول جہاں پر ہم اپنے بچوں کو دنیا کے جدید ترین علوم پڑھائیں۔ پہلی جماعت سے لے کر میڈیکل کالج کی تعلیم تک، وہ مکمل طور پر اسی ادارے سے حاصل کریں۔ چھٹی جماعت سے انھیں ان کے گھر، محلے اور معاشرے سے قدرے فاصلے پر رکھ کر ان کی تربیت کی جائے۔ اس مقصد کے لیے ان کے ہوسٹلز ہوں، اور ان کے نصاب تعلیم میں مندرجہ ذیل اضافے ہوں۔

① عربی زبان اور قرآن کریم کی تفسیر اور ترجمہ جو کہ انھیں چند سالوں میں پڑھایا جائے۔

② حدیث اور سیرت کی چند ایک ایسی کتابیں جنھیں پڑھ کر وہ معاشرتی مسائل جان سکیں اور حضرت رسالت مآب ﷺ کی عقیدت وعظمت ان کے دل میں پیدا ہو۔

③ فقہ کی بھی کوئی ایک ایسی کتاب جو انھیں ضروری مسائل مثلاً طہارت، نماز، روزہ وغیرہ کے مسائل سکھائے۔

④ اخلاقیات پر مشتمل کوئی کتاب

www.seerat.net

۵ فارسی زبان کی تعلیم

ان کے جدید نصاب میں یہ تمام اضافے پہلی جماعت سے لے کر بارھویں جماعت تک تدریجاً کیے جائیں۔

④ایک ایسا میڈیکل کالج جس کے ساتھ اپنے دو ہسپتال الگ الگ ہوں۔ مردوں کا ہسپتال الگ اور خواتین کا الگ۔

⑤ لڑکیوں کی تمام تعلیم جو کہ جدید ہو اور پہلی جماعت سے لے کر میڈیکل کالج تک کی وہ تعلیم ہو جو کہ لڑکیوں کو دی جائے لیکن یہ عمارتیں بالکل علیحدہ ہوں۔

⑥ایک لاء کالج جس میں وہ تعلیم ہو جس کا تذکرہ پہلے کیا جا چکا ہے۔

⑦مشرقی طب کے لیے ایک طبیہ کالج اور ریسرچ لیبارٹری ہو۔

⑧ان تمام اداروں کی اپنی اپنی علیحدہ مساجد اور ایک جامع مسجد کی عمارت تعمیر کی جائے۔

⑨ان تمام اداروں کے علوم کے ساتھ ساتھ انہی علوم کی لائبریریز کی عمارتیں ہو۔

ان عظیم مقاصد کے حصول کے لیے سب سے پہلا مرحلہ یہ ہے کہ ایک وسیع قطعہ زمین خرید ا جائے۔ اب تک تقریباً 175 کنال زمین کا ٹکڑا خریدا جا چکا ہے، جس کے کاغذات اور تفصیلات انٹرنیٹ پر ملاحظہ کی جاسکتی ہیں اور اب اس ٹکڑے کے بالکل ساتھ کا زمین کا ٹکڑا جو کہ 286 کنال پر مشتمل ہے، اس کے مالکان اسے بیچنے کے لیے بار بار رابطہ کر رہے ہیں۔ اگر ہمت کر کے یہ بھی خرید لیا جائے تو اُمید ہے کہ اس عظیم الشان منصوبے کا یہ پہلا مرحلہ طے ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی نیتوں کو صالح اور اعمال وتعاون کو قبول فرمائے۔

(مفتی) محمد سعید خان

5 مارچ 2015ء

www.seerat.net